جدید اور مکمل اسلامی طرز تعلیم سے مزین قومی سطح کا معیاری رہائشی ادارہ

غزالی کالج برائے خواتین اسلام آباد

داخلہ برائے سال اوّل

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ

۳۱ جولائی ۲۰۰۱ء (اندرون ملک) ۱۵ اگست ۲۰۰۱ء (بیرون ملک)

☆ اعلیٰ تعلیم یافتہ سٹاف ☆ معیاری ہوسٹل ☆ جدید کمپیوٹر لیب ☆ ترجمہ وتجوید قرآن پاک نیز درس قرآن دینے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے خصوصی کورسز ☆ اسلامی کتب کی معیاری لائبریری ☆ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں داخلے کی تیاری ☆ ووکیشنل تعلیم (سلائی، کڑھائی اور امور خانہ داری) ☆ جسمانی تربیت اور کھیلوں کے لیے وسیع گراؤنڈ ☆ علمی، ادبی اور دینی معلومات کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں ☆ انگلش/عربی زبان اور خطاطی کے لیے خصوصی کورسز

نوٹ:

☆ داخلہ فارم اور پراسپکٹس منگوانے کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

یا --- مبلغ -/150 روپے کا ڈرافٹ بنام ''حافظ تنویر احمد'' ارسال کریں۔

☆ رزلٹ کی منتظر طالبات بھی فارم جمع کرواسکتی ہیں۔

بیرون ملک احباب کے لیے خوشخبری

اگر آپ ذیل میں دیے گئے ممالک/شہروں میں کسی میں مقیم ہیں تو دیے گئے فون نمبرز پر رابطہ کرکے ادارہ ہذا کی مکمل معلومات وہیں سے حاصل کرسکتے ہیں۔

☆ ابوظہبی — ملک خالد محمود
فون: 488312 موبائل: 6112689

☆ شارجہ — چودھری محمد ریاض فاروق
فون: 065515911 موبائل: 6340179

☆ قطر — ریاض احمد چودھری
فون: 436689 موبائل: 5809234

☆ الریاض — غلام نبی لون
فون: 4574664

☆ کویت — محمد آزاد عباسی
فون: 2421693

☆ جدہ — بشیر احمد چودھری
فون: 6862966 - 6170028

☆ انگلینڈ — محمد عارف
فون: 081-4594004 موبائل: 0956499273

☆ نیوجرسی — مسز طاہرہ اشرف
فون: 1-888-789-0102- (732) 283-0920

زیر سرپرستی
حافظ محمد ادریس
چیئرمین غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ

زیر نگرانی
حافظ تنویر احمد
ڈائریکٹر غزالی کالج برائے خواتین

پتا: ڈائریکٹر غزالی کالج برائے خواتین، بہارہ کہو، اسلام آباد - فون و فیکس: 051-2230092-2232085

کلام نبویؐ کی کرنیں

دنیا اور آخرت کی حقیقت

مولانا عبدالمالک

۱- حضرت مستورد بن شدادؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے' وہ دیکھ لے کہ اس کی انگلی کس قدر تری کے ساتھ سمندر سے واپس لوٹتی ہے۔

دنیا کی مثال وہ تری ہے جو انگلی میں ہے اور آخرت کی مثال سمندر کی ہے۔ دنیا قلیل بھی ہے' حقیر اور فانی بھی۔ آخرت کثیر بھی ہے' عظیم اور باقی رہنے والی بھی۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے: الدنیا مزرعة الآخرة''۔ یہ ایمان اور عمل صالح کی مارکیٹ ہے۔ دنیا جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات کی جگہ ہے۔ اس لیے دنیا کا ہر لمحہ قیمتی ہے۔ آج کے چند سیکنڈ اور منٹ اتنے قیمتی ہیں کہ کل قیامت کے روز ان کے حصول کے لیے ایک انسان پوری کائنات کی دولت دے کر بھی لینے کے لیے تیار ہوگا لیکن وہاں نہ دولت ہوگی' نہ اس کے عوض میں دنیا کی ساعتیں نصیب ہوں گی۔ جس نے یہاں سے ایمان اور عمل صالح کا سودا خرید لیا وہ کامیاب ہوگیا اور جو یہاں اس سے محروم رہا' وہ خائب و خاسر ہوگیا۔

۲- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بکری کے مردہ بچے کے پاس سے ہوا جس کے چھوٹے چھوٹے کان تھے۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا: تم میں سے کون ہے جو اسے ایک درہم میں خریدے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو اسے کسی بھی چیز کے عوض میں نہیں لیتے۔ آپؐ نے فرمایا: تمھاری نظر میں جس قدر یہ حقیر ہے اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی بڑھ کر حقیر ہے۔ (مسلم)

۳- حضرت ابوموسٰیؓ اشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی دنیا سے محبت کرے گا' اپنی آخرت کو نقصان پہنچائے گا۔ پس ترجیح دو اُسے جو باقی رہنے والی ہے اس پر جو فانی ہے۔ (احمد' بیہقی)

انسان کی یہی تو آزمایش ہے۔ قدم قدم پر ایک طرف اللہ کا حکم ہوتا ہے' آخرت اور جنت کی پکار ہوتی ہے اور دوسری طرف دنیا' نفس اور شیطان کی ترغیب۔ اس کش مکش میں آخرت کے طلب گار' جنت کے مشتاق دنیاوی مفادات کو ٹھکرا دیتے ہیں اور دنیا پرست اللہ کے حکم اور جنت کی دعوت کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ ان دو طرح کے سوداگروں میں سے کون جیتا اور کون ہارا؟ فانی کو باقی پر ترجیح دینے والا' یا باقی کو فانی کے مقابلے میں پسند کرنے والا!

نبیؐ کا فرمان ہے: ''ترجیح دو اُسے جو باقی ہے اس پر جو فانی ہے''۔ کسی کو کوئی چیز خریدنی ہو تو وہ کوشش کرتا ہے کہ ایسی چیز خریدے جو اچھی' پایے دار اور زیادہ ہو۔ دنیا اور آخرت میں سے آخرت عظیم بھی ہے اور پایے دار اور زیادہ بھی۔ جو شخص اللہ کی دی ہوئی عقل کو کام میں لا کر غور و فکر کرے گا وہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کو اور ایمان اور عمل صالح کے مقابلے میں کفر و شرک اور فسق و فجور کو کبھی بھی لینے کے لیے تیار نہ ہوگا۔ آج دنیا کی اکثریت عقل کی بات کو چھوڑ کر خواہشِ نفس کی پکار پر اندھا دھند دنیا کے پیچھے بھاگ رہی ہے' عقل و دانش کی آواز پر کان دھرنے کے لیے تیار نہیں۔

۴- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: مجھے دنیا سے کیا غرض! میں تو ایک مسافر کی مانند ہوں جو تھوڑی دیر ستانے کے لیے ایک درخت کے سایے میں پڑاؤ کرتا ہے' پھر سفر پر روانہ ہو جاتا ہے اور اس جگہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۵- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تباہ و برباد ہوا دنیا کا بندہ' درہم کا غلام' کپڑوں کا پجاری۔ اگر اسے یہ چیزیں دی جائیں تو راضی اور اگر نہ دی جائیں تو ناراض۔ تباہ ہو' اوندھا ہو' اور جب اسے کانٹا چبھے تو نہ نکالا جائے۔ خوش خبری ہے اور جنت ہے اس کے لیے جو گھوڑے کی باگ پکڑے کھڑا ہے' اللہ کی راہ میں رواں دواں ہے۔ بکھرے ہوئے بال' غبار آلود قدم والا۔ اگر اسے پہرے کی ڈیوٹی دی جائے تو اس کے لیے تیار' اگر فوج کے پچھلے حصے میں رکھا جائے تو اس کے لیے حاضر۔ (دنیاوی اور ظاہری حیثیت اس کی کچھ نہیں ہے) اگر وہ کسی سے ملنے کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے' اگر سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کی جائے۔ (بخاری)

۶- حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے: دنیا گھر ہے بے گھر کا' اور مال ہے بے مال کا' اسے وہ جمع کرتا ہے (سمیٹ سمیٹ کر رکھتا ہے) جس میں عقل نہیں ہے۔ (بیہقی)

۷- حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ دنیا پیٹھ پھیر کر جا رہی ہے اور آخرت (ہماری طرف) رخ کر کے آ رہی ہے۔ ہر ایک کے بیٹے ہیں' پس تم آخرت کے بیٹے بنو' دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ آج کے دن عمل ہے اور حساب کوئی نہیں' کل آخرت میں حساب ہوگا اور عمل کا موقع نہ ہوگا۔ (بخاری)

۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے

میں سب سے زیادہ خوف خواہشِ نفس اور لمبی امیدوں کا ہے۔ خواہش اسے حق کے راستے سے پھیر دے گی' اور لمبی امیدیں آخرت کو بھلا دیں گی۔

۹- حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطاب میں فرمایا: سنو! دنیا وہ سامان ہے جو حاضر ہے جسے نیک و بد سب کھا رہے ہیں۔ سنو! آخرت سچا وعدہ ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلے کرے گا۔ سنو! بھلائی سب کی سب جنت میں ہے۔ سنو! شر سب کا سب دوزخ میں ہے۔ خیر والا عمل کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچے رہو۔ جان لو کہ تم اپنے اعمال پر پیش کیے جاؤ گے۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا' اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا (الزلزال ۹۳:۸)۔ (مشکوٰۃ)

۱۰- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاجر آدمی پر نعمتیں دیکھ کر رشک نہ کرو' تم اس عذاب کو نہیں جانتے جس سے وہ مرنے کے بعد دوچار ہونے والا ہے۔ اس کے لیے ایک قاتل ہے یعنی آگ۔ (شرح السنۃ)

۱۱- حضرت ابوالدرداؓ فرماتے ہیں: سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے پہلو میں دو فرشتے ندا دیتے ہیں' ساری مخلوق کو سناتے ہیں سوائے جن و انس کے' اے لوگو! آؤ اپنے رب کی طرف! جو تھوڑا اور گزارے کے لیے کافی ہے' بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غفلت میں مبتلا کرنے والا ہو۔ (ابونعیم فی الحلیۃ)

۱۲- حضرت مقدامؓ بن معدی کرب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی نے پیٹ سے زیادہ برے برتن کو نہیں بھرا۔ آدمی کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔ اگر اس نے اس سے زیادہ ضرور کھانا ہو تو پھر ایک تہائی کھانے کے لیے' ایک تہائی پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے چھوڑ دے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۳- حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: قیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا۔ وہ بھیڑ کے بچے کی طرح ذلیل ہوگا۔ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے: میں نے تجھے مال عطا کیا تھا' تجھے دولت بخشی تھی' تجھ پر انعام کیا تھا' تو نے کیا کیا؟ وہ جواب دے گا: پروردگار میں نے اسے جمع کیا' اسے بڑھایا اور بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا۔ آپ مجھے واپس بھیج دیجیے میں لے کر آتا ہوں۔ اسے کہا جائے گا' جو آگے بھیجا ہے مجھے وہ دکھلاؤ۔ وہ کہے گا پروردگار! میں نے اسے جمع کیا' میں نے اسے بڑھایا اور بہت زیادہ بنا کر چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے واپس بھیج دیجیے لے کر آتا ہوں۔ تب یہ بات سامنے آجائے گی کہ اس آدمی نے آگے کچھ بھی نہیں بھیجا' تب اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (ترمذی)

۱۴- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال' میرا مال۔ اس کے لیے اس کے مال میں سے وہ ہے جو اس نے کھالیا اور ختم کر دیا' پہن لیا اور بوسیدہ کر لیا' دے دیا اور آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیا۔ اس کے سوا جو کچھ ہے لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔ (مسلم)

۱۵- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دونوں شانوں سے پکڑا اور فرمایا: دنیا میں رہو گویا کہ مسافر ہو' بلکہ راستہ عبور کرنے والے ہو۔ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے جب شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو۔ اپنی صحت سے بیماری کے لیے اور اپنی زندگی سے موت کے لیے بندگی کا سرمایہ جمع کرو۔ (بخاری)

۱۶- حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے سیاہ پتھریلے علاقے میں جا رہا تھا کہ ہم اُحد کے سامنے پہنچ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یارسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا: مجھے اس بات کی خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو اور تین دن کے بعد میرے پاس اس میں سے ایک درہم بھی باقی ہو' مگر اتنا حصہ جسے میں قرض کی ادائیگی کے لیے بچا رکھوں۔ باقی سب اللہ کی راہ میں بے دریغ دائیں بائیں' آگے پیچھے خرچ کر دوں گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: سنو! زیادہ مال والے ہی قیامت کے دن فقیر ہوں گے مگر وہ جو بے دریغ دائیں بائیں' آگے پیچھے خرچ کریں' لیکن یہ لوگ تھوڑے ہیں۔ (بخاری)

۱۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت تم میں سے ایک آدمی کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ دوزخ بھی اسی طرح قریب ہے۔ (بخاری)

جنت ایمان اور عمل صالح کا نام ہے جنھیں انسان ہر وقت سمیٹ سکتا ہے اور دوزخ برائی کا نام ہے جس سے انسان ہر وقت دوچار ہو سکتا ہے۔ جنت کا حصول آسان ہے اور دوزخ میں گرنا بھی آسان ہے۔ جنت کا شوق اور دوزخ کا خوف ہر وقت دامن گیر ہو تو جنت مل جائے گی اور دوزخ سے بچنے کی سعادت نصیب ہوگی۔

۱۸- حضرت شدادؓ بن اوس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانا وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے' اور نادان وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنی خواہش کا پیرو بنا دے اور اللہ تعالیٰ سے آرزوئیں رکھے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۹- حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل اچھا ہو! اس نے پھر سوال کیا: کون سا آدمی سب سے برا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل برا ہو۔ (احمد' دارمی)